حالتِ احرام میں بغیر خوشبو والے صابن یا لیکوئیڈ سے ہاتھ دھونا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3776

تاریخ اجراء: 01 ذیقعدۃ الحرام 1446ھ /30 اپریل 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا احرام کی حالت میں استنجا کرنے کے بعد بغیر خوشبو والے صابن یا لیکوئیڈ سے ہاتھ دھو سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

احرام کی حالت میں بغیر خوشبو والے صابن یا لیکوئیڈ (Liquid) کے ساتھ ہاتھ دھونے سے بھی بچنا چاہیے؛ کیونکہ ان سے میل چھوٹتی ہے جبکہ حاجی کے لیے میل چھڑانا مکروہ تنزیہی ہے، اس لیے کہ حاجی کا پراگندہ بال اور میلا کچیلا ہونا مناسب و محبوب ہے۔ البتہ اگر حالتِ احرام میں ان کا استعمال کر لیا تو مُحرم پر کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دار قطنی، سنن الکبری للبیہقی وغیرہ میں ہے:

(واللفظ للاول) ”عن ابن عمر، قال: قام رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: من الحاج يا رسول الله؟ قال: الشعث التفل“

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! (کامل) حاجی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میلا پراگندہ بال، بُو والا حاجی۔ (جامع ترمذي، أبواب تفسير القرآن، جلد 5، صفحہ 225، حدیث 2998، مطبوعہ مصر)

علامہ زین الدین محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1031ھ / 1622ء) اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں:

”يعني من هذه صفته فهو الحاج حقيقة الحج المقبول، فاللائق به كونه أشعث أغبرث الهيئة غير متزين“

ترجمہ: مطلب یہ ہے کہ یہ صفت جس کی ہو، وہی حقیقی طور پر مقبول حج کرنے والا حاجی ہوتا ہے، پس حاجی کے لیے مناسب وموزوں ہے کہ وہ بکھرے بالوں والا، گرد آلود، بوسیدہ حال اور زیب وزینت سے خالی ہو۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد 3، صفحہ 532، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ ابو سعود سید محمد بن علی ازہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1176ھ / 1762ء) لکھتے ہیں:

"والاغتسال بالماء الحار وأما ازالة الوسخ فمكروهة، قال في الخزانة: ينبغي للمحرم ان لا يزيل التفث عن نفسه"

ترجمہ: گرم پانی سے غسل کرنا (محرم کے لیے جائز ہے)، اور رہا میل کچیل دور کرنا تو یہ مکروہ ہے۔ الخزانۃ میں فرمایا: محرم کو چاہیے کہ اپنے بدن سے میل کچیل زائل نہ کرے۔ (فتح اللہ المعین علی شرح کنز الدقائق، کتاب الحج، جلد 1، صفحہ 472، مطبوعہ مصر)

علامہ امیر کاتب بن امیر عمر اتقانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 758ھ / 1357ء) لکھتے ہیں:

"وأجمعوا أنه لو غسله بالحرض أو بالصابون أو بالماء القراح فلا شيء عليه"

ترجمہ: اور اس پر فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ اگر محرم نے اپنے ہاتھ وغیرہ کو حُرض (اشنان جس سے کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں)، یا صابن، یا صاف پانی سے دھویا، تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ (غایۃ البیان، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 3، صفحہ 514، دار الضیاء، کویت)

علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات: 1174ھ / 1761ء) لکھتے ہیں:

"پس از آنہاست ازالۂ تفث بعد از احرام، یعنی دور کردن چرک از بدن زیرا نکہ مناسب بحال مُحرِم آنست کہ چرکین وغبار آلودہ باشد، وہم از آنہاست شستن سر وریش وسائر جسد بعد از تحقق احرام ببرگ درخت کنار یا بصابون یا اشنان"

ترجمہ: محرم کے مکروہ تنزیہی افعال میں سے، احرام کے بعد میل زائل کرنا یعنی جسم سے میل کچیل دور کرنا ہے؛ اس لیے کہ محرم کے لیے یہی حالت مناسب ہے کہ وہ میلا کچیلا اور گرد آلود رہے، اور ان مکروہ تنزیہی افعال میں سے **محرم ہو جانے کے بعد سر، داڑھی اور بقیہ جسم کو بیری کے پتوں، صابن یا اشنان سے دھونا ہے۔** (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، باب اول در بیان احرام، فصل ہفتم در بیان مکروہات تنزیہیہ احرام، صفحہ 25، مخطوطہ)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سال وفات:1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:

"احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں: بدن کا میل چھڑانا، بال یا بدن کھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا، کنگھی کرنا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 733، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم